از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 ستمبر 1959

چینو بھائی ہریداس

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

(سید جعفر امام اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

فیکٹریاں-خطرناک دھوئیں کے خلاف احتیاطی تدابیر-قابض کا فرض-حادثے کی ذمہ داری-"داخل ہونے کی اجازت دی جائے،"کا مطلب-انڈین فیکٹریز ایکٹ، 1948 (LXVIII سال 1948)، دفعات 36(3) و (4)۔

اپیل کنندہ ایک فیکٹری پر قابض تھا جہاں ایک گڑھا تھا جس میں خطرناک دھوئیں کے موجود ہونے کا امکان تھا۔ گڑھے کو محفوظ طریقے سے ڈھانپ کر بند کر دیا گیا تھا اور کسی سے بھی معمول کے کام کے لیے اس میں نیچے جانے کی توقع نہیں کی جاتی تھی کیونکہ اس پر زمین کے اوپر قریب ہی نصب آلات کام کرتے تھے۔ گڑھے کے اندر مشینری میں کچھ گڑبڑ ہو گئی اور پانچ کارکن سانس لینے کا مناسب سامان پہنے بغیر اور رسی سے محفوظ طریقے سے منسلک بیلٹ پہنے بغیر نیچے گر گئے جس کے آزاد سرے کو باہر کھڑا کوئی شخص پکڑ سکتا تھا۔ تمام کارکن زہریلی گیسوں کی لپیٹ میں آئے اور ان کی موت ہو گئی۔ یہ قرار پایا گیا کہ سانس لینے کا مناسب سامان، بحالی کا سامان، بیلٹ اور رسیاں فیکٹری میں کہیں بھی دستیاب نہیں تھیں اور انہیں گڑھے کے قریب تیار استعمال کے لیے نہیں رکھا گیا تھا۔ اپیل کنندہ پر بھارتیہ فیکٹریز ایکٹ 1948 کی دفعہ 36(3) اور (4) کی توضیعات کی خلاف ورزی کے لیے قابض کے طور پر مقدمہ چلایا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 36(3) کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا تھا اور یہ ثابت نہیں ہوا تھا کہ کارکنوں کو گڑھے میں داخل ہونے کی کوئی واضح یا مضمر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت دی گئی تھی، اور یہ کہ دفعہ 36(4) کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا تھا کیونکہ کوئی اجازت نہ ملنے پر سانس لینے کا سامان وغیرہ گڑھے کے قریب یا فیکٹری میں کہیں اور رکھنا ضروری نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں اس نے اپیل گزار کو بری کر دیا۔ ریاست کی اپیل پر، عدالت عالیہ نے بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا اور ٹرائل کورٹ کو ہدایت کی کہ وہ عدالت عالیہ کی طرف سے بنائے گئے قانون کی تشریح کی روشنی میں اپیل گزار کے خلاف کیس کا فیصلہ کرے۔ عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ چونکہ اپیل کنندہ کارکنوں کے داخلے کو روکنے میں ناکام رہا ہے اس لیے اسے قانون کے مطابق داخلے کی اجازت دی جانی چاہیے اور اس نے دفعہ 36(3) کی خلاف ورزی کی ہے اور یہ کہ سانس لینے کے آلات وغیرہ فراہم کرنے کے لئے دفعہ 36(4) کی تعمیل کافی نہیں تھی، صرف اس وقت جب یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص گڑھے میں داخل ہونے والا ہے لیکن یہ کہ اس طرح کے آلات فوری طور پر گڑھے میں ہر وقت دستیاب ہونا چاہئے۔

قرار پایا گیا کہ دفعہ 36(3) قابض پر گڑھے میں داخل ہونے سے روکنے کا قطعی فرض نہیں رکھتی اور محض یہ حقیقت کہ کوئی شخص گڑھے میں داخل ہوا تھا، خود سے یہ ثابت نہیں کرتی کہ اسے اس ذیلی دفعہ کے معنی میں "داخل ہونے کی اجازت" دی گئی تھی۔ بنیادی ڈیوٹی کام گر پر تھی جو اسے گڑھے میں داخل ہونے سے روکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی قابض بھی ذمہ دار تھا اگر اندراج کے لیے اس کی اجازت، چاہے واضح ہو یا مضمر، کیس کے حقائق اور حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مزید قرار پایا گیا کہ دفعہ 36(4) کے تحت قابض پر یہ یقینی بنانا مکمل فرض ہے کہ سانس لینے کا سامان وغیرہ فیکٹری میں ہمیشہ دستیاب رہے اور وقتاً فوقتاً اس کی جانچ پڑتال کی گئی اور اس کے استعمال کے لیے مناسب ہونے کی تصدیق کی گئی اور کافی تعداد میں افراد کو اس کے استعمال کی تربیت دی گئی۔ لیکن سامان کو ہر وقت گڑھے پر رکھنا کوئی فرض نہیں تھا۔ ایسا فرض اس وقت پیدا ہوا جب کوئی شخص قابض کی اجازت سے گڑھے میں داخل ہونے والا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: 1957 کی فوجداری اپیل نمبر 193۔

1956 کے خلاصہ کیس نمبر 57 میں جوائنٹ سول جج، جونیئر ڈویژن، اور جوڈیکل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس، بروچ کے 28 نومبر 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1957 کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

فوجداری اپیل نمبر 365 میں بمبئی عدالت عالیہ کے یکم اگست 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

رجنی پٹیل اور ایم ایس کے شاستری، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے ایچ جے امریگر، ٹی ایم سین اور آر ایچ دھیبر۔

4.1959 ستمبر۔

عدالت کا فیصلہ وانچو جسٹس نے سنایا۔

وانچو جسٹس۔ بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی یہ اپیل ذیلی حصوں کی تشریح کا سوال اٹھاتی ہے۔(3) اور (4) فیکٹریز ایکٹ کی دفعہ 36، (LXVIII سال 1948) (یہاں بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے)۔اس مقصد کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔اپیل کنندہ گوپال ملز کمپنی لمیٹڈ بروچ کا قابض ہے، جو ایک فیکٹری ہے جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فیکٹری میں ایک گڑھا ہے جس میں خطرناک دھوئیں کے موجود ہونے کا امکان ہے۔اس گڑھے کو ایکٹ کی دفعہ 33(1) کے مطابق ضرورت کے مطابق محفوظ طریقے سے ڈھانپ دیا گیا تھا اور فیکٹری کے معمول کے کام کے لیے کسی سے بھی گڑھے میں نیچے جانے کی توقع نہیں کی جاتی تھی کیونکہ گڑھے پر زمین کے اوپر قریب ہی نصب آلات سے کام کیا جاتا تھا۔تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 4 جولائی 1955 کو گڑھے کے اندر مشینری میں کچھ گڑبڑ ہوئی تھی۔فکیر جی دھنجیشاوان لوگوں کے انچارج تھے جو پیوریفکیشن پلانٹ میں کام کر رہے تھے جس سے یہ گڑھے جڑا ہوا ہے جب 4 جولائی 1955 کو صبح تقریباً 9-30 پر حادثہ پیش آیا۔ایسا لگتا ہے کہ جب گڑھے کے اندر مشینری میں کچھ گڑبڑ ہوئی تو میلیا ددلا نامی ایک مزدور کو اس کی دیکھ بھال کے لیے اس میں نیچے جانے کو کہا گیا اور وہ سانس لینے کا مناسب سامان اور رسی سے محفوظ طریقے سے منسلک بیلٹ پہنے بغیر نیچے چلا گیا، جس کا آزاد سرے کو محصور جگہ سے باہر کھڑے شخص کو پکڑنا چاہیے تھا۔نتیجہ یہ ہوا کہ میلیا ددلا کو زہریلی گیسوں سے قابو پاتے ہوئے دیکھا گیا اور وہ مر گئی۔اس کے بعد فکیر جی دھنجیشاو، میگن لال گوردھنڈاس، چنلال بوچر اور چھوٹالال ناتھوبھائی سانس لینے کا سامان پہنے بغیر گڑھے میں گر گئے اور زہریلی گیسوں سے مغلوب ہو گئے اور ایک کے بعد ایک مر گئے۔یہ واضح نہیں ہے کہ مل کے اعلی افسران کو اس سانحے کی اطلاع کب دی گئی۔لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ افراد کی موت کے بعد سپرنٹنڈنٹ، میونسپل فائر بریگیڈ کو سانس لینے کے آلات اور دیگر آلات کے ساتھ بھیجا گیا اور وہ مرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

والے افراد کو بچانے کے لیے گڑھے میں گر گیا؛ لیکن دھوئیں نے اس پر بھی حملہ کیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ مل ڈاکٹر اور کچھ دوسرے ڈاکٹر بھی آئے لیکن مرنے والے پانچ افراد کو زندہ کرنے کے لیے کچھ نہیں کیا جا سکا۔ اس معاملے کی اطلاع انسپکٹر آف فیکٹریز کو دی گئی اور وہ گئے اور پوچھ گچھ کی۔ اس کے بعد یہ پایا گیا کہ فیکٹری میں کہیں بھی سانس لینے کا مناسب سامان، بحالی کا سامان، بیلٹ اور رسیاں دستیاب نہیں تھیں اور محدود جگہ کے ساتھ فوری استعمال کے لیے تیار نہیں رکھی گئی تھیں۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ پر قانون کی دفعہ 36(3) اور (4) کی خلاف ورزی کے لیے قابض کے طور پر مقدمہ چلایا گیا۔

اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 101 کا فائدہ اٹھایا اور منیجر ایس ڈی وششٹھ اور انجینئر ایچ پی ترپاٹھی کے خلاف شکایت درج کرائی۔ اپیل گزار کی اس شکایت کے پیش نظر، پہلا سوال جس کا فیصلہ مجسٹریٹ کو کرنا تھا وہ یہ تھا کہ آیا جرم ثابت ہو چکا ہے۔ اگر جرم ثابت ہوا تو مجسٹریٹ کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا اپیل کنندہ کو ذمہ داری سے فارغ کیا جا سکتا ہے اگر وہ مجسٹریٹ کے اطمینان کے مطابق ثابت کرتا ہے کہ اس نے ایکٹ کو نافذ کرنے کے لیے مناسب مستعدی سے کام لیا ہے اور یہ کہ دیگر دو افراد نے اس کے علم، رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر اس جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اس سوال پر غور کرتے ہوئے کہ آیا کوئی جرم کیا گیا تھا، مجسٹریٹ کو ایکٹ کی دفعہ 36 کی ذیلی دفعات (3) اور (4) کی تشریح کرنی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ دفعہ 36(3) کے تحت کوئی جرم ثابت نہیں کیا گیا تھا کیونکہ استغاثہ فکیر جی دھنجیشا و دیگر ان کو گڑھے میں داخل ہونے کی کوئی واضح یا مضمر اجازت ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا۔ ان کا مزید خیال تھا کہ دفعہ 36(4) کے تحت کوئی جرم نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ذیلی دفعہ (3) کے تحت کسی کو گڑھے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی تھی، سانس لینے کے آلات وغیرہ کو گڑھے کے قریب یا فیکٹری میں کہیں اور رکھنا ضروری نہیں تھا۔ اس لیے انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ کوئی جرم نہیں کیا گیا اور اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ منیجر اور انجینئر کو بھی بری کر دیا۔

صرف اپیل کنندہ کے بری ہونے کے خلاف ریاست بمبئی کی طرف سے عدالت عالیہ میں اپیل کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے مجسٹریٹ کی طرف سے دفعہ 36 کی ذیلی دفعات (3) اور (4) کی تشریح سے اختلاف کیا اور کہا کہ -

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"ذیلی دفعہ (3) کی درخواست کو راغب کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اجازت حاصل کرنے کا مثبت عمل کسی کام کر کے ذریعے کیا جائے یا اجازت دینے کا مثبت عمل قابض یا مینیجر کے ذریعے کیا جائے۔ اگر قابض یا مینیجر اندراج میں رضامندی ظاہر کرتا ہے، تو وہ داخلے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر وہ داخلے پر ساز باز کرتا ہے، تو بھی وہ داخلے کی اجازت دیتا ہے۔ اگر وہ داخلے کو روکنے میں ناکام رہا تو بھی وہ داخلے کی اجازت دیتا ہے۔"

اس نے مزید کہا۔

"ایکٹ کی اسکیم، جو ایک فلاحی قانون سازی ہے، ایک آجر سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کی زندگیوں کی حفاظت کے لیے احتیاطی اقدامات کرے، جو سمجھدار یا بے وقوف، جلد بازی یا محتاط ہوں، جب وہ فیکٹری کے احاطے میں کام کر رہے ہوں۔"

لہذا اس نے مؤقف اختیار کیا کہ چونکہ اپیل کنندہ نے مشینری کے خراب ہونے کی صورت میں کارکنوں کو گڑھے میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے تمام معقول اقدامات نہیں کیے تھے، اس لیے وہ کارکنوں کو گڑھے میں داخل ہونے سے روکنے میں ناکام رہا تھا اور اس لیے اسے قانون کے مطابق داخلے کی اجازت دی جانی چاہیے اور اس نے دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (3) کی خلاف ورزی کی۔ جہاں تک ذیلی دفعہ (4) کا تعلق ہے، عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ سانس لینے کے آلات وغیرہ فراہم کرنے کے لیے اس کی تعمیل کافی نہیں تھی، یہ معلوم ہونے کے بعد کہ کوئی شخص محصور جگہ میں داخل ہونے والا ہے اور اس سامان کو فوری استعمال کے لیے تیار رکھنا چاہیے اور محصور جگہ کے قریب فوری طور پر دستیاب ہونا چاہیے نہ صرف اس شخص کے لیے جو اجازت کے ساتھ محصور جگہ میں داخل ہو سکتا ہے بلکہ اس شخص کے لیے بھی جو اجازت کے بغیر محصور جگہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ لہذا عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا اور ہدایت دی کہ وششٹھ اور ترپاٹھی کے خلاف اپیل کنندہ کی شکایت کا فیصلہ پہلے مجسٹریٹ کے ذریعے کیا جائے، (اس طرح، وششٹھ اور ترپاٹھی کے بری ہونے کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے) اور اس کے بعد مجسٹریٹ کو طے شدہ قانون کی روشنی میں اپیل کنندہ کے خلاف کیس کا فیصلہ کرنے کے لیے آگے بڑھنا چاہیے۔ اس کے بعد ایک سند کے لیے درخواست تھی تا کہ اپیل کنندہ اس عدالت میں اپیل کر سکے جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے اپیل کرنے کی خاص اجازت کے لیے اس عدالت میں درخواست دی جسے منظور کر لیا گیا ؛اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دفعہ 36 کا متعلقہ حصہ ان شرائط میں ہے:-

"(3) کسی فیکٹری میں کوئی بھی شخص کسی بھی محدود جگہ میں داخل نہیں ہوگا یا اسے داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی جیسا کہ ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے جب تک کہ موجود کسی بھی دھوئیں کو دور کرنے اور دھوئیں کے کسی بھی داخلے کو روکنے کے لیے تمام قابل عمل اقدامات نہ کیے جائیں اور جب تک کہ-

"(الف) کسی قابل شخص کی طرف سے تحریری طور پر سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے، جو خود کی طرف سے کیے گئے ٹیسٹ کی بنیاد پر دیا گیا ہے، کہ جگہ خطرناک دھوئیں سے پاک ہے اور افراد کے داخل ہونے کے لیے موزوں ہے، یا

(ب) کام کرنے سانس لینے کا مناسب سامان پہنا ہوا ہے اور ایک بیلٹ جو رسی سے محفوظ طریقے سے منسلک ہے، جس کا آزاد سرے کو محدود جگہ کے باہر کھڑا شخص پکڑتا ہے۔

(4) ہر فیکٹری میں سانس لینے کا مناسب سامان، بحالی کا سامان اور بیلٹ اور رسیاں کسی بھی ایسی محدود جگہ کے ساتھ فوری استعمال کے لیے تیار رکھی جائیں گی جس میں کوئی شخص داخل ہوا ہو، اور ایسے تمام آلات کی وقتاً فوقتاً جانچ کی جائے گی اور کسی قابل شخص کے ذریعے استعمال کے لیے موزوں ہونے کی تصدیق کی جائے گی؛ اور ہر فیکٹری میں ملازمت کرنے والے کافی تعداد میں افراد کو ایسے تمام آلات کے استعمال اور سانس کی بحالی کے طریقہ کار میں تربیت اور مشق کی جائے گی۔

سب دفعہ (3) کو پہلے لیتے ہوئے، جو سوال زیر غور آتا ہے وہ ان الفاظ کا معنی ہے "داخل ہونے کی اجازت دی جائے"۔ عدالت عالیہ کے سامنے ریاست کی جانب سے دلیل تھی کہ یہ الفاظ قابض پر مکمل فرض ہیں کہ وہ کسی بھی شخص کو گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے سے روکے جس کا ذکر دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (1) میں کیا گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اسے عدالت عالیہ نے قبول کر لیا ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل، چاہے جو بھی ہو، زور دیتے ہیں کہ اس شق کے تناظر میں، قابض پر عائد ذمہ داری مطلق نہیں ہے اور گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے والے شخص کو کسی قسم کی اجازت ہونی چاہیے، چاہے وہ واضح ہو یا مضمر، اس سے پہلے کہ قابض کو ذمہ دار بنایا جائے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہر معاملے کے حقائق اور حالات پر عدالت کو یہ اندازہ لگانا ہوگا کہ آیا گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے والے شخص کے لیے قابض کی اجازت، واضح یا مضمر تھی۔ ریاست بمبئی کی طرف سے پیش ہوئے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مسٹر امر یگر ہمارے سامنے زور دیتے ہیں کہ یہ مؤخر الذکر تعمیر اس شق کو قابض کی طرف سے چوری کا ذمہ دار بنائے گی۔ ان کے مطابق، اس شق کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی اس طرح کے گڑھے وغیرہ میں داخل ہوتا ہے تو آجر پر یہ ظاہر کرنے کا بوجھ ڈالا جاتا ہے کہ داخلہ قابض کی ہدایات کے خلاف تھا۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ اگر کوئی کام گر خودکشی کرنے کے لیے گڑھے میں داخل ہوا تو پھر بھی قابض کے لیے یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ داخلہ اس کی ہدایات کے خلاف تھا اور اس نے اسے روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ اس سلسلے میں انہوں نے ہماری توجہ ایکٹ کے کچھ دیگر دفعات کی طرف مبذول کرائی جہاں اسی طرح کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، مثال کے طور پر، دفعات 51، 52، 54، 60، 64، 67، 68، اور 71۔ ہم ان دیگر دفعات پر تفصیل سے غور کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ بتانا کافی ہے کہ ان دیگر دفعات کی توضیعات اور دفعہ 36 (3) میں موجود دفعات کے درمیان ایک اہم فرق ہے۔ دفعہ 36(3) کام گر کو گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے سے منع کرتی ہے جبکہ ان دیگر دفعات میں کام گر کے خلاف ایسی کوئی ممانعت نہیں ہے اور پوری ذمہ داری آجر پر ڈال دی گئی ہے۔ اس لیے دفعہ 36 (3) کو اس میں استعمال ہونے والے الفاظ کے تناظر میں سمجھنا ہوگا۔ اس کا آغاز کسی بھی شخص کو اس طرح کے گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے سے منع کرنے سے ہوتا ہے۔ اس لیے بنیادی ممانعت فیکٹری میں کام کرنے والے شخص اور دیگر ان کی ہے اور اس ممانعت کا اثر ایکٹ کی دفعہ 97 میں بیان کیا گیا ہے۔ دفعہ 97 کی ذیلی دفعہ (1) میں کہا گیا ہے کہ اگر فیکٹری میں کام کرنے والا کام گر کام گروں پر کوئی ڈیوٹی یا ذمہ داری عائد کرنے والے اس ایکٹ کے کسی التزام کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ دفعہ 36(3) اور دفعہ 97 کو پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مزدور کی اس طرح کے کسی گڑھے وغیرہ میں داخل ہونے سے ممانعت مطلق ہے اور اگر کوئی کارکن ایسے گڑھے وغیرہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ دفعہ 97(1) کے تحت قصوروار ہے۔ اس معاملے میں، اگر مرنے والے پانچ مزدور زندہ ہوتے، تو وہ دفعہ 97(1) کے تحت گڑھے میں گھس کر دفعہ 36(3) کی خلاف ورزی کرنے کے لئے قصوروار ہوتے۔ اس معاملے میں، اگر مرنے والے پانچ مزدور زندہ ہوتے تو وہ گڑھے میں داخل ہو کر دفعہ 36 (3) کی خلاف ورزی کرنے کے لیے دفعہ 97(1) کے تحت مجرم ہوتے۔ اس کے بعد دفعہ 97(2) عمل میں آئے گی اور یہ استغاثہ کا کام ہوگا کہ وہ یہ ثابت کرے کہ قابض یا آدمی داخل ہونے سے پہلے تمام معقول اقدامات کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس طرح یہ ثابت کرنے کا بار استغاثہ پر ہے کہ قابض یا منیجر نے داخلے کو روکنے کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تمام معقول اقدامات نہیں کیے تھے نہ کہ قابض یا منیجر پر یہ ثابت کرنے کے لیے کہ اس نے ایسے تمام معقول اقدامات کیے تھے۔ لہذا عدالت کو کسی خاص معاملے میں تمام حقائق اور دائرہ کار پر غور کرنا ہوگا تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ آیا استغاثہ نے بار اٹھالیا ہے یا نہیں۔ یہ اس پس منظر میں ہے کہ ہمیں اس معنی پر غور کرنا ہوگا کہ "الفاظ کو دیا جائے" دفعہ 36(3) میں ظاہر ہونے کی اجازت دی جائے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ان حالات میں یہ الفاظ آجر پر داخلے کو روکنے کا قطعی فرض نہیں ڈالتے ہیں اور محض یہ حقیقت کہ کسی شخص نے اس طرح کے گڑھے وغیرہ میں داخل کیا ہے، خود سے یہ ثابت نہیں کرے گا کہ اسے داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی۔ عدالت کو اس نتیجے پر پہنچنے کے لیے کیس کے حقائق اور دائرہ کار پر غور کرنا ہوگا کہ آیا گڑھے میں داخل ہونے والے شخص کو ایسا کرنے کی اجازت تھی اور محض داخلے سے یہ نتیجہ اخذ نہیں ہوگا کہ داخل ہونے کی اجازت تھی، چاہے وہ واضح ہو یا مضمر۔ ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں مجسٹریٹ نے سوچا ہے کہ اجازت حاصل کرنے کا مثبت عمل کام گر کے ذریعے کیا جانا چاہیے یا اجازت دینے کا مثبت عمل قابض یا منیجر کے ذریعے کیا جانا چاہیے، حالانکہ اس نے اتنے الفاظ میں ایسا نہیں کہا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ کام گر کی طرف سے اجازت حاصل کرنے کا مثبت عمل ہو یا قابض یا منیجر کی طرف سے اجازت دینے کا مثبت عمل ہو۔ عدالت کو جو دیکھنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا کسی خاص مقدمے کے حقائق اور حالات پر یہ نتیجہ اخذ کرنا معقول ہوگا کہ اندراج اجازت کے ساتھ کیا گیا تھا، چاہے وہ واضح ہو یا مضمر۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ بھی احترام کے ساتھ دوسری طرف بہت آگے بڑھ گئی ہے جب اس نے کہا کہ یہ آجر کا فرض ہے کہ وہ اپنے کارکنوں کی زندگیوں کی حفاظت کے لیے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرے، جو سمجھدار یا بے وقوف، جلد بازی یا محتاط ہوں، جب وہ فیکٹری کے احاطے میں کام کر رہے ہوں تو تمام ممکنہ خطرات سے بچیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی خاص معاملے کے حقائق اور حالات پر پیدا ہونے والے تحفظات سے قطع نظر اندراج کو روکنے کے لیے آجر پر ایک مکمل فرض عائد کیا گیا تھا۔ دفعہ 36(3) کا صحیح نظریہ، ہماری رائے میں، یہ ہے کہ بنیادی فرض کام گر یا کسی دوسرے شخص پر ڈالا جاتا ہے جو اس طرح کے کسی گڑھے وغیرہ میں اس کے داخلے پر پابندی لگاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قابض بھی ذمہ دار ہے اگر اندراج کے لیے اس کی اجازت، چاہے وہ واضح ہو یا مضمر، کیس کے حقائق اور حالات پر اندازہ لگایا جاسکتا ہے؛ لیکن اس اجازت کا اندازہ تمام صورتوں میں اندراج کی محض حقیقت سے نہیں لگایا جاسکتا۔ عدالت عالیہ نے کیس کو دوبارہ ٹرائل کے لیے مجسٹریٹ کے پاس بھیج دیا ہے اور اس دوبارہ ٹرائل میں مجسٹریٹ دفعہ 36(3) کی تعمیر پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہماری طرف سے کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں قابض کی ذمہ داری پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھے گا۔

اب ذیلی دفعہ (4) کی طرف رخ کرتے ہوئے پتہ چلے گا کہ یہ دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ ہر فیکٹری میں مناسب سانس لینے کا سامان، بحالی کا سامان، بیلٹ اور رسیاں کسی بھی ایسی محدود جگہ کے ساتھ فوری استعمال کے لیے تیار رکھی جائیں گی جس میں کوئی بھی شخص داخل ہوا ہو۔ ہمارے ذہن میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی وجہ سے اس طرح کی محدود جگہ، آلات وغیرہ میں داخل ہونا پڑے تو اس جگہ کے ساتھ فوری استعمال کے لیے تیار رکھا جائے گا۔ جگہ کے ساتھ سامان کو تیار رکھنے کا فرض صرف اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی شخص محدود جگہ میں داخل ہو رہا ہو، ظاہر ہے کہ قابض یا مینیجر کی اجازت سے۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ذیلی دفعہ (4) میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ آلات وغیرہ کو ہمیشہ محدود جگہ کے قریب تیار رکھا جائے چاہے کسی شخص کے لیے اس میں داخل ہونے کا کوئی موقع ہو یا نہ ہو۔ آلات وغیرہ کو محدود جگہ کے قریب تیار رکھنے کی ضرورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی شخص ایسی جگہ میں داخل ہونے والا ہوتا ہے، ظاہر ہے آجر کی اجازت سے۔

دفعہ کے دوسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے تمام آلات کی وقتاً فوقتاً جانچ کی جائے گی اور کسی قابل شخص کے ذریعے اس بات کی تصدیق کی جائے گی کہ وہ استعمال کے لیے موزوں ہے اور ہر فیکٹری میں کام کرنے والے کافی تعداد میں افراد کو اس طرح کے تمام آلات کے استعمال اور سانس کی بحالی کے طریقہ کار کی تربیت اور مشق کی جائے گی۔ یہ واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ساز و سامان وغیرہ فیکٹری میں ہمیشہ دستیاب ہونا چاہیے، حالانکہ اسے اس وقت تک محدود جگہ کے قریب رکھنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک کہ کوئی اس میں داخل ہونے والا ہو۔ آلات کے استعمال میں کافی تعداد میں افراد کی وقتاً فوقتاً جانچ اور تربیت کا کوئی امکان نہیں ہوگا جب تک کہ سامان فیکٹری میں ہمیشہ دستیاب نہ ہو۔ ذیلی دفعہ (4) کے ذریعے دی گئی ذمہ داری مطلق ہے۔

جہاں تک پہلے حصے کا تعلق ہے، آلات کو محدود جگہ کے قریب فوری استعمال کے لیے تیار رکھنے کا فرض جیسے ہی کوئی شخص اس میں داخل ہونے والا ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ قابض کی اجازت سے۔ جہاں تک دوسرے حصے کا تعلق ہے، یہ قابض کا فرض ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ سامان فیکٹری میں ہمیشہ دستیاب ہے اور وقتاً فوقتاً اس کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور اس کے استعمال کے لیے کافی تعداد میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

افراد کو تربیت دی جاتی ہے۔ مجسٹریٹ کی طرف سے اس دفعہ کے اثر کے بارے میں لیا گیا نظریہ درست نہیں ہے اور عدالت عالیہ کی طرف سے لیا گیا نظریہ درست ہے سوائے اس کے کہ آلات کو ہر وقت محدود جگہ کے قریب رکھنا ضروری نہیں ہے۔ عدالت عالیہ نے ذیلی دفعہ (4) کی خلاف ورزی کے حوالے سے بھی دوبارہ مقدمے کی سماعت کا حکم دیا ہے اور مجسٹریٹ جواب مقدمے کی دوبارہ سماعت کرے گا وہ ہماری طرف سے دی گئی ذیلی دفعہ کی تعمیر کے مطابق کرے گا۔ ہم نے احتیاط سے اس کیس کے حقائق پر کچھ بھی کہنے سے گریز کیا ہے کیونکہ دوبارہ مقدمہ چل رہا ہے اور یہ مجسٹریٹ پر ہوگا کہ وہ کسی نہ کسی طرح کے فیصلے پر آنے سے پہلے تمام حقائق اور حالات پر غور کرے۔ اپیل اس طرح خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document